



کھوٹا سکہ

Qaafqalam.com

ایس ایم شجاع رضوی

فارسی مقولہ ہے داشتہ آید بکار..... کوئی شے بظاہر کیسی ہی بے مصرف دکھائی دے رہی ہو اگر کسی کونے کھدرے میں ڈال دی جائے تو کبھی اس کا بھی مصرف نکل ہی آتا ہے اور کبھی تو وہ اس قدر کارآمد ہو جاتی ہے کہ قیمتی اشیاء بھی اس کے سامنے بیچ ہو جاتی ہیں۔

بد اطوار مالک اور خوش گفتار ملازم کا قصہ ملازم پر مالک کے قتل کا الزام تھا

استطاعت نہیں تھی کہ فنی کورس کرانے والے اداروں کی بھاری فیس ادا کر سکتا۔ اس لیے وہ ایسی ملازمت چاہتا تھا جس میں کام کے ساتھ اسے ہنر سیکھنے کا موقع بھی ملے۔ روڈی نے بادل نہ خواستہ اسے ملازم اور شاگرد رکھ لیا۔ لیکن اس کے ساتھ روڈی کا سلوک بدترین تھا، وہ اسے ذلیل کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔ عام حالات میں بھی وہ اس سے حقارت سے پیش آتا تھا۔ اس سے سارا دن کام لینے کے باوجود وہ اسے بہت کم تنخواہ دیتا تھا۔ جنوبی فلوریڈا کے اس ساحلی قصبے کے زیادہ تر باشندے

پورا قصبہ مانتا تھا۔ ڈیک بے حد شریف اور امن پسند لڑکا ہے۔ اس کا باس روڈی اتنا ہی خبیث اور بد فطرت انسان تھا۔ اس کے ساتھ جو ہوا اس سے قصبے کے ان تمام افراد نے بے حد خوشی محسوس کی تھی جو کبھی نہ کبھی روڈی کی خباثت کا شکار ہو چکے تھے۔ تاہم قانون کی نظر میں اس کا انجام ایک قتل تھا اور بد قسمتی سے ڈیک مبینہ قاتل کے طور پر گرفتار ہو چکا تھا ثبوت اور واقعاتی شہادتیں مضبوط تھیں لہذا شریف لاکر نے مطمئن ہونے کے بعد معاملہ عدالت میں پیش کر دیا تھا۔

اکتوبر 2007ء

65

سینس ڈائجسٹ

ہسپانوی نژاد تھے۔ قصبے کی آبادی چار ہزار تھی۔ یہاں دو بینک، ایک سپر اسٹور اور ایک عدد گیس اسٹیشن بھی تھا۔ ساحل اور ارد گرد کے خوب صورت مناظر کی وجہ سے ہر سال بیس پچیس ہزار سیاح قصبے کا رخ کرتے تھے۔ جن سے قصبے کے باسیوں کو معقول آمدنی ہوتی تھی لیکن بہر حال یہ تعداد اتنی زیادہ بھی نہیں تھی کہ ان کا پرسکون قصبہ شور شرابے کی نظر ہو جاتا۔ زیادہ تر سیاح ساحل پر غسل آفتابی کرنے یا خلیج میکسیکو کے پانی سے مچھلیاں شکار کرنے کے لیے آتے تھے۔ ساحل اور سیاحوں کے لیے مخصوص ہوٹل اور ریسٹوران قصبے سے کسی قدر فاصلے پر تھے اس لیے قصبے والوں کی زندگی میں خاص خلل نہیں پڑتا تھا۔

روڈی اس قصبے کا واحد بڑھئی تھا اور اپنے فن میں ماہر تھا۔ کام پوری ایمان داری سے کرتا تھا شاید یہی وجہ تھی کہ لوگ اسے برداشت کر رہے تھے ورنہ کب کا قصبے سے نکال چکے ہوتے۔ وہ دیہاتی فطرت لوگ تھے جو روگ پالنے کے بجائے ان کا علاج کرتے ہیں۔ ڈیک دو سال پہلے روڈی کا شاگرد بنا تھا۔ روڈی کو دراصل ایک مددگار کی ضرورت تھی ایک حادثے میں اس کی پسلیاں متاثر ہوئی تھیں اور زیادہ محنت والے کام کرنے کے قابل نہیں رہا تھا۔ ڈیک کا اس دنیا میں اس کی ماں کے سوا کوئی نہیں تھا اس کا باپ کوئی نامعلوم سیاح تھا جو ہوٹل میں کام کرنے والی اس سادہ اور کس قدر احمق ویٹرس کو ڈیک کا تحفہ دے کر ایسا گیا کہ پھر پلٹ کر نہیں آیا۔ قصبے کے لوگوں کو ڈیک اور اس کی ماں جو لیا سے ہمدردی تھی کم آمدنی اور اکیلے ہونے کے باوجود جولیانا نے بڑی محنت سے ڈیک کی پرورش کی۔ جب وہ اسکول کے آخری سال میں تھا تو جولیانا شدید بیمار ہو کر گھر کی رہ گئی اس لیے مجبوراً ڈیک کو اسکول سے فارغ ہوتے ہی روزگار تلاش کرنا پڑا۔ قصبے میں ملازمتوں کی کمی نہیں تھی لیکن ڈیک صرف کام نہیں کرنا چاہتا تھا بلکہ وہ کوئی ہنر سیکھنا چاہتا تھا۔ اس کی اتنی

ڈیک اتنی کم تنخواہ پر بھی کام کرنے کے لیے تیار ہو گیا تھا کیونکہ اس طرح اسے روڈی جیسے ماہر فن سے سیکھنے کا موقع مل رہا تھا اور محض اس لیے وہ روڈی کی بد فطرتی اور بد زبانی نظر انداز کر دیا کرتا تھا۔ ڈیک سولہ سال کا تھا جب روڈی کے پاس کام کرنے آیا۔ یوں اس پر لیبر قوانین لاکو نہیں ہوتے تھے اور روڈی نے اس کا فائدہ اٹھا کر اسے محض تیس ڈالرز ہفتہ پر ملازم رکھ لیا۔ جبکہ اس سے پہلے ڈیک جس کینے میں کام کرتا تھا وہاں اسے ساٹھ ڈالرز تنخواہ کے ساتھ ہفتے بھر

میں سو ڈالرز کے قریب ٹپ وغیرہ بھی مل جاتی تھی۔ ہفتے کے ایک سو ساٹھ ڈالرز خاصی معقول آمدنی تھی۔ خاص طور سے وہ افراد کے لیے مگر جب اس نے روڈی کے لیے کام شروع کیا تو اس کی آمدنی پانچویں حصے سے بھی کم رہ گئی تھی۔ کام کو سیکھنے کی دھن میں اس نے یہ بھی گوارا کر لیا۔

کہنے کو وہ جزوقتی ملازم تھا لیکن روڈی اس سے صبح سے شام تک کام لیتا تھا اور سارے محنت والے کام اس سے ہی کرواتا تھا۔ تین چار مہینے بعد جب اس کی پسلیوں کا مسئلہ حل ہو گیا تب بھی ڈیک کی توقع کے برخلاف اس نے اسے ملازمت سے نہیں نکالا۔ ظاہر ہے محض تیس ڈالرز ہفتے پر اسے اتنا محنتی ملازم کہاں سے ملتا جو نہ صرف اس کا سترنی صد کام کیا کرتا تھا بلکہ اس کی جھڑکیاں اور گالیاں بھی سر جھکا کر سنتا تھا۔ ڈیک کی وجہ سے اس کی آمدنی بڑھ گئی تھی وہ پہلے سے زیادہ آرڈر حاصل کرنے لگا تھا روڈی کی درکشاپ اس کے مکان کے ساتھ قصبے سے ساحل کی طرف جانے والی سڑک پر تھی۔ اس سے نزدیک قصبے کا گیس اسٹیشن اور آٹو موبائل درکشاپ تھی۔ صبح سے لے کر سورج غروب ہونے تک اس سڑک پر خاصی چہل پہل رہا کرتی تھی اس کے بعد سناٹا چھا جاتا تھا شام تک آٹو موبائل درکشاپ بھی بند ہو جاتی تھی اور گیس اسٹیشن پر صرف ایک گیس بوائے رہ جاتا تھا۔ ڈیک کو نکلنے نکلتے بھی عام طور سے شام سے اوپر وقت ہو جاتا تھا۔

کم آمدنی کی وجہ سے شروع میں اسے بڑی تنگی تھی سے گزارہ کرنا پڑا تھا۔ اگر اس کے پاس کچھ جمع پونجی نہ ہوتی تو اس کے لیے گزارہ کرنا ناممکن ہو جاتا۔ چند مہینے میں اسے خاصا کام آ گیا تھا لہذا وہ لوگوں کے گھروں پر چھوٹے موٹے کام کر کے اضافی آمدنی حاصل کرنے لگا تھا۔ روڈی کو ان کاموں کا علم تھا مگر اسے پروا نہیں تھی البتہ وہ اس حوالے سے ڈیک کو اذیت دینے سے باز نہیں آتا تھا مثلاً ڈیک کسی ایسا عورت کے گھر جا کر کام کرتا جو اکیلی رہتی ہو تو روڈی اس کے حوالے سے بڑی گھٹیا باتیں کرتا تھا۔ وہ ڈیک سے کہتا کہ اس نے یقیناً کسی عورت سے ناجائز تعلقات قائم کر رکھے ہوں گے۔ کام کے معاملے میں وہ اس پر چیل کی سی نظر رکھتا تھا۔ جس وقت ڈیک کام میں جتا ہوتا روڈی آرام سے کرسی پر دراز بیٹھ کر شغل کر رہا ہوتا تھا۔

جیسے ہی وہ اس کی غلطی پکڑتا اسے گویا موقع مل جاتا اس کی زبان زہر برسانے لگتی تھی۔ یہ ہر پہلے تیروں کی بوچھاڑ ڈیک کے دل کو چھلنی کر دیا کرتی تھی لیکن وہ سر جھکائے سنتا رہتا اور جب روڈی تھک کر چپ ہوتا تو وہ دوبارہ اپنے کام

اب ڈیک اٹھارہ سال کا ہونے والا تھا اس نے خاصی حد تک یہ کام سیکھ لیا تھا۔ خاص طور سے بڑھئی کے عمومی کام جیسے کینٹ، الماریاں، دروازے اور کھڑکیاں بنانا وہ پوری مہارت سے سیکھ چکا تھا اور اس سلسلے میں اسے قصبے سے خاصا کام مل جاتا تھا۔ اب وہ شام چار بجے آف کر جاتا تھا اور اس کے بعد گھروں پر جا کر کام کرتا تھا اس سے اسے معقول آمدنی ہو جاتی تھی۔ ہفتے میں ایک بار وہ جینی کو کسی ریسٹوران میں ڈنر کے لیے لے جاسکتا تھا۔ ماں کے لیے دوائیاں لاسکتا تھا اور اس نے اپنے لیے ایک سوٹ بھی لے لیا تھا۔۔۔۔۔ اس کا ارادہ آنے والی سربارنی میں شرکت کرنے کا تھا یہ پارٹی ان نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے ہوتی تھی جو اٹھارہ سال کے ہو جاتے تھے۔

ان دنوں روڈی کی بدزبانی اور خباثت عروج پر تھی۔ جب سے ڈیک کو ملنے والے کاموں میں اضافہ ہوا تھا اس تناسب سے اس کو ملنے والے کام کم ہو گئے تھے۔ اس پر وہ

میں گمن ہو جاتا۔ بہت سارے لوگ جو ڈیک کے ساتھ روڈی کے اس رویے کو براہ راست ملاحظہ کر چکے تھے انہیں اس کے مبروہ تحمل اور قوت برداشت پر حیرت ہوتی تھی۔ وہ سوال کرتے کہ ڈیک کس طرح یہ سب برداشت کرتا ہے؟ جواب میں ڈیک صرف مسکرا کر رہ جاتا تھا۔ بعض افراد غصہ کرتے تھے کہ ڈیک یہ سب کیوں برداشت کر رہا ہے اور ان میں سے ایک لڑکی جینی بھی تھی۔

جینی اور ڈیک کی بچپن سے دوستی تھی جو عمر کے ساتھ ساتھ پسندیدگی میں ڈھل گئی۔ جینی ڈیک سے محبت کرتی تھی۔ اس کے حالات اور خاص طور سے روڈی کے رویے پر وہ کڑھا کرتی تھی۔ کبھی کبھی ڈیک سے جھگڑ جاتی کہ وہ روڈی کی اتنی زیادتی کیوں برداشت کرتا ہے تب ڈیک اسے سمجھاتا کہ فی الحال یہ اس کی مجبوری ہے۔ میں چند سالوں میں یہ کام سیکھ جاؤں گا تب میں اپنا کام کروں گا۔ میرے ساتھ اس قصبے کے لوگوں کو بھی روڈی سے نجات ملے گی۔



سیرے شوائف حسن کاروان  
(پرنٹ)  
**ڈیکریٹر**  
بریسٹ ڈولپنگ اینڈ ٹائینگ کریم

حسن وہ! جو چھپانے نہ چھپے!  
• بلوسم بریسٹ ڈولپنگ کریم  
- چھوٹی بریسٹ میں اضافہ کر کے بریسٹ کی نشوونما مکمل کرتی ہے۔  
• بلوسم بریسٹ ٹائینگ کریم  
- بریسٹ کی نرمی کو دور کرنے کی لاتی ہے۔ بریسٹ کو سڈول اور خوبصورت بناتی ہے۔

چہرے کے فاضل بالوں کو ختم کیسے کرتی ہے۔

یونانی کریم  
گلپسی  
تین جزی بوٹیم کے اجزاء اور عرقیات سے تیار کردہ۔ بد مذا داغ دھبوں، مہاسوں کو بھی صاف کر کے چہرے کی شگفت بھارتی ہے۔

مرد و خواتین کے لئے یکساں مفید  
Rs.95/=

گوہر ہر بل ہیر آئل

نگلی، سکری اور بالوں کے گرنے کا خاتمہ کرتا ہے۔ بالوں کو مضبوط اور گھٹنا کرتا ہے، بالوں کو سفید ہونے سے روک کر سیاہ اور چمکدار کرتا ہے اور اس قدر بالوں کو لمبا کر کے شخصیت میں اضافہ کرتا ہے۔

- |  |   |   |  |
|--|---|---|--|
| <input type="checkbox"/> خولیا سٹور ایپریس مارکیٹ صدر کراچی                | <input type="checkbox"/> ایس ایس انکریز لاہور 635769                        | <input type="checkbox"/> ملی ہو سٹور کراچی                                | <input type="checkbox"/> ڈیٹن ہو سٹور چنٹ بازار لعل آباد   |
| <input type="checkbox"/> صدر پٹیل سٹور ایپریس مارکیٹ صدر کراچی             | <input type="checkbox"/> المہینہ داخانہ پٹنہ مارکیٹ سی ایم ایچ روڈ راولپنڈی | <input type="checkbox"/> محلی داخانہ 2278463 اسلام آباد                   | <input type="checkbox"/> خالدہ داخانہ صرف بازار لعل آباد   |
| <input type="checkbox"/> مسلم جنرل سٹور لیاقت مارکیٹ لہور کراچی            | <input type="checkbox"/> ملی ہو سٹور انچور بازار لاہور                      | <input type="checkbox"/> الراد ہو سٹور فرنگی بازار نزدنگلی ساہیوال        | <input type="checkbox"/> رمضان چٹاری فورم چوک محمد عثمانی  |
| <input type="checkbox"/> ایم ایم جن لیاقت مارکیٹ لہور کراچی                | <input type="checkbox"/> افریقہ داخانہ 2 نورباہا گولڈ ٹاؤن 4215835          | <input type="checkbox"/> ہر روز داخانہ من بازار جلم                       | <input type="checkbox"/> سلیم چٹاری گورنمنٹ روڈ حافظ آباد  |
| <input type="checkbox"/> دھرم سنگھ سٹور لا آصف سکسٹین 22 کراچی             | <input type="checkbox"/> پاکستان جنرل سٹور پکھری بازار گول چک گودا          | <input type="checkbox"/> این بیٹا سٹور گھٹ گڑ بازار راجہ غازی خان         | <input type="checkbox"/> بولی چٹاری سٹور ہری کشن روڈ کوٹ   |
| <input type="checkbox"/> قمری سٹور جنرل سٹور پٹنہ چوک ریشم بازار حیدر آباد | <input type="checkbox"/> مقیم جلی سٹور پٹنہ مارکیٹ ستیانند لعل آباد         | <input type="checkbox"/> شانی داخانہ اندرون لریٹ گیت شانی بازار بہاولپور۔ | <input type="checkbox"/> فرید صحت داخانہ 89 صدر پٹار       |
| <input type="checkbox"/> نیو دلی داخانہ کٹوید واکر                         | <input type="checkbox"/> قدیمی چنیولی داخانہ پکھری بازار گودا               | <input type="checkbox"/> طاہر شاہک سٹور ملی بازار گودا                    | <input type="checkbox"/> انعام کیمٹ عثمانی روڈ مردان       |
|  |   | <input type="checkbox"/> جی انعام جنرل سٹور بہاولپور                      | <input type="checkbox"/> سعید کیمٹ سٹور اندرون ملک گیت کوٹ |
|  |   |   | <input type="checkbox"/> لبت داخانہ کٹوید واکر             |

کراچی میں ہوم ویڈیو کے لئے فون نمبر 0300-9226018

مطلب: بادشاہ دی ہٹی بوہڑ بازار راولپنڈی 7116666-5533528 بادشاہ دی ہٹی ڈھوک کھبر راولپنڈی 5502903

مقیم الدین برادر راجہ کئی نمبر ڈیٹو ہال کراچی۔ فون: 2433682 ریاض محمود 69 نیو اسکیر مارکیٹ شاہ عالم لاہور۔ فون: 7666264

باب 11 شفاء دواخانہ اندرون بخاری مارکیٹ گھنڈہ گھرمٹان۔ 061-4576350 مفت طبی مشورے کے لئے فون 0333-5203553

ملازمت چھوڑ دے لیکن نہ جانے کیوں وہ روڈی کو جواب نہیں دے سکا تھا۔ اگلے روز وہ شام کے وقت روڈی کی درکشاپ پہنچا تو وہ کام بند کیے شراب نوشی میں مصروف تھا۔ ڈیک کو دیکھ کر اس نے دور سے ہاتھ ہلایا ”دفع ہو جاؤ۔“

”مجھے میری تنخواہ دو۔“ ڈیک نے مطالبہ کیا۔  
 ”میرے پاس نہیں ہے۔“ روڈی لہرا کر اٹھا اور لڑکھڑکھا کر اوزاروں والے ریک سے نکل آیا اور پر سے تین پونڈ والا ہتھوڑا نیچے گرا تھا۔ ڈیک نے آگے بڑھ کر ہتھوڑا اٹھایا تھا۔ اس وقت ٹیکس اسٹیشن پر کام کرنے والا ایک لڑکا مانگ وہاں سے گزرا اور اس نے ڈیک کو ہتھوڑا اٹھاتے دیکھا تھا۔ وہ دروازے کے سامنے سے گزر گیا۔ اس کے شاید ایک منٹ بعد آٹو مو بائل درکشاپ میں کام کرنے والوں نے ڈیک کو نکل کر قصبے کی طرف جاتے دیکھا اس کے پاس کوئی گاڑی یا موٹر سائیکل نہیں تھی وہ زیادہ تر پیدل سفر کرتا تھا یا کوئی اسے لفٹ دے دیا کرتا تھا۔ اسے سائیکل پسند نہیں تھی دیے بھی قصبہ اتنا بڑا تھا کہ آرام سے پیدل گھوم پھر سکتا تھا۔

ڈیک کے جانے کے بعد آٹو مو بائل درکشاپ پر اپنی گاڑی کے لیے آنے والا ایک شخص کارلوس روڈی کی درکشاپ کی طرف گیا۔ اس نے روڈی کو اپنے مکان کے لیے نئے ڈیزائن کے دروازے بنانے کا آرڈر دیا تھا۔ اس نے سوچا کہ دروازوں کا ہی پوچھتا چلے۔ اس نے اندر جھانکا تو روڈی اسے اونڈھے منہ فرش پر پڑا نظر آیا۔ اس کے سر سے خون بہہ کر پاس جمع ہو کر خشک ہونے لگا تھا اور سر کے پاس ہی ایک بھاری ہتھوڑا پڑا تھا۔ چند لمحے کے لیے کارلوس دم بخود رہ گیا تھا پھر اسے ہوش آیا اور وہ چیخا ہوا بھاگا۔ ذرا سی دیر میں خاصے لوگ وہاں جمع ہو گئے تھے بیس منٹ بعد شریف بھی آ گیا تھا۔ اس نے ایسپولینس منگوالی تھی مقامی اسپتال کے ڈاکٹر نے تصدیق کر دی تھی کہ روڈی کی موت واقع ہوئے ایک گھنٹا گزر چکا تھا۔

سارا منظر بتا رہا تھا کہ واردات قتل کی ہے عقب سے سر کے نازک حصے پر ہتھوڑے سے وار کیا گیا تھا ڈاکٹر کے مطابق موت فوری ہو گئی تھی اس وجہ سے زیادہ خون بھی نہیں لگتا تھا۔ ہتھوڑے پر چند بال لگے تھے۔ گیس اسٹیشن کے لڑکے نے وہ منظر شریف کے گوش گزار کر دیا جب اس نے ڈیک کو ہتھوڑا اٹھاتے دیکھا تھا۔ ڈاکٹر کا بتایا ہوا موت کا وقت اس سے بالکل میچ کرتا تھا۔ اب صرف ہتھوڑے پر سے نگرہ پڑنے انے کا کام رہ گیا تھا۔ شریف لاکر اپنی گاڑی میں ڈیک کے گھر پہنچا۔ اس وقت وہ انی معذرواں کو کھانا کھا رہا تھا۔

چراغ پا تھا اور معمولی سی بات پر ڈیک پر جڑھ دوڑتا تھا۔ اس روز ہی وہ اس بات پر گرج برس رہا تھا کہ ڈیک کام کر کے اوزار بے پرواہی سے ادھر ادھر ڈال دیتا ہے۔ ڈیک نے اسے بتانے کی کوشش کی کہ اس نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ صرف کام کے اوقات میں وہ ایسا کرتا ہے اس کے علاوہ اس نے کبھی اوزار بے پرواہی سے نہیں ڈالے۔ اوزاروں کے لیے درکشاپ میں ایک طرف بڑا سا اور بارہ فٹ اونچا ریک تھا جس میں متعدد کھلے خانے تھے۔ مختلف اقسام کے اوزار مخصوص خانوں میں رکھے جاتے تھے۔

”جناب میں ایک ہتھوڑی بار بار سیڑھی لگا کر اوپر اتارنے سے تو رہا۔“ بالآخر ڈیک کا پیانہ صبر لبریز ہو گیا اور اس نے روڈی سے کہہ دیا۔ ”کام مکمل کرنے کے بعد میں سارے اوزار اپنی جگہوں پر رکھ کر جاتا ہوں۔“

”بہت بکواس کرنی آگئی ہے تمہیں حرام کے پلے۔“ روڈی نے زہرناک لہجے میں کہا۔ ”مجھ پر غرانا شروع کر دیا ہے تم نے۔۔۔۔۔ دفع ہو جاؤ، یہاں سے۔ آئندہ میں نے درکشاپ میں تمہاری صورت دیکھی تو گولی مار دوں گا۔“

”اوکے میری اس ہفتے کی تنخواہ دو۔۔۔۔۔ پھر جا رہا ہوں۔“

”کوئی تنخواہ نہیں ہے۔“ روڈی نے قہقہہ لگایا شکریہ ادا کر دے تم پر کوئی الزام لگا کر نہیں نکال رہا۔

”الزام تم مجھ پر لگا بھی نہیں سکتے۔ کوئی تمہاری بات کا یقین نہیں کرے گا۔“ ڈیک نے اور آل اتارتے ہوئے کہا۔ ”میری تنخواہ تیار رکھنا میں کل شام کو لینے آؤں گا۔“

جواب میں روڈی نے گالیوں کی بوچھاڑ کرتے ہوئے اسے درکشاپ سے دفع ہو جانے کا حکم دیا ڈیک پر اس کی بکواس کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ اس نے سنجیدگی سے اپنی بات کو دہرایا۔

”مسٹر روڈی۔۔۔۔۔ کل شام کو مجھے میری تنخواہ مل جانی چاہیے یہ کہہ کر وہ درکشاپ سے نکل گیا درکشاپ سے متصل آٹو مو بائل درکشاپ میں موجود افراد یہ ساری باتیں سن رہے تھے۔ اس شام تک قصبے کا ہر فرد جان گیا تھا کہ روڈی نے ڈیک کو ملازمت سے نکال دیا ہے۔ بیشتر لوگوں کا خیال تھا کہ ڈیک کے حق میں اچھا ہوا اس سے ملنے والے تقریباً ہر فرد نے ہی پوچھا۔

”اے ڈیک تم اپنی درکشاپ کب کھول رہے ہو؟“  
 ”بہت جلد۔“ ڈیک نے سب کو یہی جواب دیا تھا۔ درحقیقت وہ بھی اس بات سے خوش تھا کہ اس نے سوچا کہ

کر دیا تھا۔ مجبوراً شیرف نے اس کے خلاف کیس بنا کر اسے جج ایڈی کے سامنے پیش کر دیا۔ ڈیک پر قتل عہد کی دفعہ لگی تھی۔ کیونکہ ڈیک اپنے لیے وکیل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تھا اس لیے اسے ریاست کی جانب سے وکیل فراہم کیا گیا تھا۔ اتفاق سے اس کا دنی میں اس قسم کے لادارٹ ملازموں کے لیے ایک ہی وکیل تھا، مائیکل سورسن۔

مائیکل نے بیئر کاٹن خالی کر کے بستر کے پیچھے پھینک دیا تھا۔ گزشتہ رات زیادہ پی جانے کے بعد اسے ہوش نہیں رہا تھا اور اس وقت بھی اس کا سر گھوم رہا تھا۔ جب شیرف لائیکر کے دفتر سے اس کے لیے فون آیا۔ ایک اور کیس اس کا منظر تھا۔ اس نے بے نیازی سے بات سنی اور فون بند کر کے بیئر کاٹن تلاش کرنے لگا۔ وہ علاج بالمثل کا قائل تھا شراب کا علاج بھی شراب ہی لہذا اسے بیئر کی تلاش بھی ٹن مل جانے پر اس نے چند گھنٹ میں ٹن خالی کر دیا۔ اس کے بعد اس نے بنا کر گرم کافی کا ایک کپ لیا تو اس کی حالت بہتر ہوئی تھی تب اسے اس بے چارے کا خیال آیا جو حالات میں اس کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ شیرف کے دفتر روانہ ہو گیا۔ ڈیک کو قتل کا ملزم پاتے اسے خاصی حیرت ہوئی تھی۔ اس سے زیادہ مایوسی ڈیک کو ہوئی تھی کیونکہ مائیکل کا ریکارڈ تھا اس نے آج تک جس ملزم کا بھی کیس لڑا اس بے چارے کو سزا ضرور ہوئی تھی۔ مائیکل کو دیکھ کر ڈیک کو اپنے کیس کا انجام حیات نظر آنے لگا۔ کچھ دیر پہلے جینی اس سے ملنے آئی تھی اور اس نے ڈیک سے بڑی حوصلہ افزائی کی تھی۔ اس نے ڈیک سے کہا۔

”بے شک ساری دنیا تمہیں قاتل کہے لیکن میں تمہیں کبھی قاتل نہیں مان سکتی۔ تم کسی کو قتل نہیں کر سکتے۔“ جینی نے سلاخوں سے اسے ممکن حد تک عملی سلی دیتے ہوئے کہا اور جب ایک پولیس والے نے وکیل کی آمد کی اطلاع دی تو جینی بادل خواستہ اس سے رخصت ہوئی تھی۔ وکیل پر نظر پڑنے تک ڈیک کا موڑ خوشگوار رہا تھا۔

”اب مجھے تفصیل سے بتاؤ کہ جب تم روڈی کی ورکشاپ میں گئے تھے تو تم نے وہاں کیا کیا۔ کوئی معمولی سی بات بھی نظر انداز مت کرنا۔“

ایک ساٹ سی ذہنی کیفیت میں ڈیک اسے سب بتاتا گیا۔ حالانکہ اسے شبہ تھا مائیکل یہ سب غور سے سن بھی رہا ہے۔ یا نہیں۔ آخر میں اس نے کہا۔ ”میں نے اس خبیث کو قتل نہیں کیا۔“

”تم نے اچھی توجیہ پیش کی ہے لیکن ایڈی جسے جج کو متاثر کرنے کے لیے یہ سب ناکافی ہے تمہاری بے گناہی کے

شام کے وقت وہ اسے برآمدے میں لے آتا تھا تا کہ اس کے مناظر دیکھ کر ماں کا دل بہل جائے، شیرف کی ہمت نہیں ہوئی کہ وہ اس کی ماں کے سامنے اسے گرفتار کرے وہ بہانے سے اسے جولیہ سے دور لے گیا۔ ”ڈیک آج شام تم روڈی کے پاس گئے تھے اس کی ورکشاپ میں۔“

”ہاں مجھے اس سے اپنی تنخواہ لینی تھی لیکن اس نے دیے سے انکار کر دیا۔“

”لہذا تم نے اس کے سر پر ہتھوڑا مار کر اسے قتل کر دیا۔“

ڈیک نے اسے بتایا کہ اس نے کس وجہ سے ہتھوڑا اٹھایا تھا۔ مگر شیرف نے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ وہ اسے گرفتار کر کے اپنے ساتھ لے گیا۔ اور دو گھنٹے بعد تصدیق ہو گئی تھی ہتھوڑے پر صرف اس کی انگلیوں کے نشانات تھے ڈیک چنچتا چلاتا رہ گیا تھا کہ ٹل اس نے نہیں کیا ہے وہ جب روڈی کی ورکشاپ سے نکلا تو وہ نشے میں دھت ضرور تھا لیکن زندہ سلامت تھا شیرف لائیکر نے اس کی ماں کو مقامی اسپتال بھیج دیا تھا تا کہ اس کی دیکھ بھال ہوئی رہے ڈیک کو خود سے زیادہ اس کی فکر تھی کہ اس کی دیکھ بھال کون کرے گا۔ جب شیرف لائیکر نے اسے بتایا کہ جولیہ کو اسپتال بھیج دیا گیا ہے تب کہیں جا کر اسے چین آیا تھا۔

اگلے روز روڈی کے پوسٹ مارٹم کی رپورٹ بھی آ گئی تھی۔ اس کے سر پر ضرب زیادہ زوردار نہیں تھی لیکن نازک مقام پر لگی تھی اس لیے موت واقع ہو گئی تھی۔ رپورٹ آنے کے بعد شیرف نے ڈیک کو قاتل کرنے کی کوشش کی تھی کہ وہ غیر ارادی اور اشتعال میں وار کرنے کا اعتراف کرے تو اس پر بہت ہلکی دفعہ لگے گی اور اسے چند سال کی سزا ہوگی۔ اٹھارہ سال سے کم عمر ہونے کی وجہ سے اسے دیے ہی رعایت ملے گی۔ مگر ڈیک اپنے انکار پر قائم رہا تھا شیرف نے اسے خبردار کیا۔ ”اس صورت میں مجھے قتل کا مقدمہ بنانا پڑے گا اور تم کم سے کم بیس سال کے لیے جیل چلے جاؤ گے جج ایڈی کے بارے میں تم جانتے ہو۔ وہ قتل کے معاملے میں سخت گیر ہے۔“

”جب میں نے اسے قتل نہیں کیا ہے تو میں کیوں اعتراف کر دوں۔“ ڈیک نے پھر انکار کیا۔

شیرف اور دوسرے لوگوں جن میں جینی بھی شامل تھی کی کوششوں کے باوجود ڈیک نے اپنا جرم تسلیم کرنے سے انکار

لیے ہمیں ثبوت درکار ہیں۔“

”ثبوت میرے پاس کہاں ہیں۔“

”کوئی ایسا گواہ جو بتا سکے کہ اس نے تمہارے جانے کے بعد روڈی کو زندہ دیکھا تھا۔“

”اگر ایسا کوئی گواہ ہوتا تو میں یہاں جیل میں ہوتا۔“  
ڈیک نے طنزیہ انداز میں کہا۔

ادو..... ہاں مائیکل کھایا گیا تھا اس نے ڈیک سے وکالت نامہ دستخط کرایا اور اسے روایتی انداز میں تسلیاں دیتا ہوا رخصت ہو گیا۔ اس کے جانے کے بعد ڈیک نے اپنے سیل سے پکار کر کہا۔

”شیرف اس سے بہتر ہے تم پرانے انداز میں مجھے قصبے کے چوک پر پھانسی لٹا دو۔“

”اتنا مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے برخوردار..... ابھی تمہارے لیے جیوری بیٹھے گی اور اس میں قصبے کے سادہ لوگ ہوں گے۔“  
”کیا جیوری میرے لیے بہتر ہوگی۔“

”کیوں نہیں اگر مائیکل نے تمہارا مقدمہ معقول انداز میں لڑا تو جیوری تمہارے حق میں بھی فیصلہ دے سکتی ہے۔ آخر قصبے کے بیشتر لوگ روڈی کو ناپسند کرتے تھے۔ بہت سارے لوگوں نے اس کے مرنے پر سکون کا سانس لیا ہے۔“  
”کیا قاتل ان میں سے کوئی نہیں ہو سکتا ضروری ہے یہ قتل میں ہی کیا ہو۔“

”برخوردار تمہاری بد قسمتی ہے، نہ تو کسی دوسرے کے انگلیوں کے نشانات تھوڑے پر پائے گئے ہیں اور نہ ہی کوئی اور عین قتل کے وقت وہاں موجود تھا۔“

باہر جینی ایک بیچ پر بیٹھی ہوئی تھی جیسے ہی مائیکل باہر نکلا وہ لپک کر اس کے پاس آئی ”مسٹر مائیکل تم ڈیک کا مقدمہ لڑو گے؟“

”ہاں، اس نے سر ہلایا۔ ”تم کون ہو؟“

”میں اس کی فریڈ ہوں۔ وہ بے گناہ ہے۔“

مائیکل نے اپنی داڑھی میں انگلیاں پھیریں ”ہات تو تب ہے جب عدالت مانے۔“

”وہ کسی کو قتل نہیں کر سکتا ہے۔“

”ہر لڑکی اپنے محبوب کے بارے میں ایسا ہی سوچتی ہے۔“

”تم خود سوچو کیا ڈیک جیسا لڑکا کسی کو قتل کر سکتا ہے؟“  
جینی نے التجا کی۔

”میں نے اپنے دس سالہ کیریئر میں ایسے قاتل بھی

سینس ڈائجسٹ

دیکھے ہیں جن کے بارے میں کہا جاتا تھا وہ کوئی چوہا بھی نہیں مار سکتے۔“

مائیکل نے سڑک پار کر کے اپنی کار کی طرف پیش قدمی جاری رکھی۔ جینی اس کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔ ”جب تمہیں خود اس کی بے گناہی کا یقین نہیں ہے تو تم اسے عدالت میں کیسے بے گناہ ثابت کرو گے؟“

”بات گناہ بے گناہی کی نہیں ہے۔ ریاست نے مجھے اس کا وکیل مقرر کیا ہے اور مجھے دیکھنا ہے میں اس کے لیے کیا کر سکتا ہوں؟“

پلیز..... پلیز، جینی رونے لگی تھی۔ ”تم اسے رہا کر سکتے ہو۔ میں نے سنا ہے کہ زمانے میں تم..... اچھے وکیل ہوتے تھے۔“

”ہاں اب شراب نے مجھے ناکارہ کر دیا ہے۔“ وہ تکی سے مسکرایا اور اپنی کار میں بیٹھ کر رخصت ہو گیا۔

بارہ افراد پر مشتمل مقامی معززین کی جیوری نے ڈیک کے مقدمے کی سماعت شروع کر دی تھی۔ یہ سب تجربے کار جیوری تھے اس سے پہلے بھی کئی مقدمات کی سماعت کر چکے تھے کیس ڈیک کے خلاف تھا۔ اس کے پاس قتل کا جواز تھا وہ جائے واردات اور قتل کے وقت پر دیکھا گیا تھا سب سے بڑھ کر آلہ قتل پر اس کی انگلیوں کے نشان موجود تھے۔ ڈیک نے عدالت میں بھی اپنی کہانی سنائی تھی اس کے سادہ سے انداز نے جیوری کے ارکان کو متاثر کیا تھا۔ مگر یہ عارضی اثر تھا کیس اس کے خلاف ہی تھا۔

مائیکل کے دلائل پھس پھسے بودے اور محض اپیلوں پر مشتمل تھے اس نے زور دیا کہ ڈیک اس سے پہلے بھی کسی جرم میں گرفتار نہیں ہوا۔ اور وہ بے گناہ ہے اس کے برعکس سرکاری وکیل دلائل اور ثبوتوں کو یکجا کر کے جیوری کو باور کر رہا تھا کہ ڈیک نے ہی قتل کیا ہے وہ روڈی کو قتل کرنے کے ارادے سے وہاں گیا تھا۔ معاملہ قتل عمد کا تھا۔ اس لیے جیوری ڈیک کو فرسٹ ڈگری مرڈر قرار دے اور لگ رہا تھا کہ ایسا ہی ہوگا، تیسری سماعت تک واضح ہو چکا تھا کہ کیس کس رخ پر جا رہا ہے۔ ڈیک اور اس کے مدد دے مدد مایوس تھے۔ مائیکل حسب سابق کارکردگی دکھا رہا تھا اس روز وہ عدالت سے نکلا تو جینی اس کی منتظر تھی۔ اس نے بے حد سخت انداز میں مائیکل پر تشدد شروع کر دی اور آخر میں بولی۔ ”تم دنیا کے نااہل ترین وکیل ہونے جانے کس گدھے نے تمہیں وکیل بننے کا لائسنس دیا ہے۔“

”ریاست نے۔“ مائیکل نے اطمینان سے جواب دیا۔

”تم سے اتنا بھی نہیں ہوسکا کہ جائے واردات پر جا کر معائنہ کرلو۔ ہوسکتا ہے وہاں سے کوئی ثبوت مل جائے جس سے ڈیک کی بے گناہی ثابت ہو جائے۔“  
 ”یہ خیال تو مجھے آیا ہی نہیں۔“ مائیکل نے سر کھجایا۔  
 ”ظاہر ہے تمہیں شراب سے فرصت ملے تو کچھ سوچو۔“  
 جینی نے کہا اور تن تنائی ہوئی چلی گئی۔

مائیکل کھڑا سوچتا رہا پھر کار میں بیٹھ کر روانہ ہو گیا اس کا رخ روڈی کی درکشاپ کی طرف تھا۔

یہ آخری سماعت تھی اور اس کے بعد جیوری فیصلہ سنا دیتی۔ نوے فی صد امکان یہی تھا کہ فیصلہ ڈیک کے خلاف ہوتا۔ سرکاری وکیل بے حد خوش تھا اس نے جوش و خروش سے دلائل کے خاتمے پر جیوری سے مطالبہ کیا کہ ڈیک کو مجرم قرار دے دیا جائے۔ اس پر جج ایڈی نے مائیکل سے دریافت کیا۔  
 ”مسٹر مائیکل کیا تم کوئی نئی بات کرنا چاہتے ہو؟“

یس مائی لارڈ: مائیکل نے کھڑے ہو کر کہا۔ ”میں اپنے موکل کے حق میں ایک واقعاتی شہادت پیش کرنا چاہ رہا ہوں لیکن اس کے لیے جیوری اور آپ کو میرے ساتھ آنجہانی روڈی کی درکشاپ تک چلنا ہوگا۔“

جج نے غور سے اسے دیکھا۔ ”مسٹر مائیکل کیا تمہیں یقین ہے تم معزز عدالت کا وقت ضائع نہیں کر دو گے۔“  
 ”اس کا فیصلہ بھی وہاں جا کر ہی ہوگا۔“

کچھ دیر بعد پوری عدالت، جیوری اور ملزم ڈیک روڈی کی درکشاپ کی طرف جارہے تھے۔ درکشاپ پولیس کی طرف سے سیل بھی شیرف لائیکر نے اسے کھولا۔ اندر سب کچھ دیا ہی تھا۔ صرف دو چیزیں وہاں سے اٹھائی گئیں تھیں۔ ایک روڈی کی لاش اور دوسرا آل ڈیل یعنی ہتھوڑا باقی سب دیا ہی تھا فریش پر چاک سے لاش کی پوزیشن کا خاکہ بنایا گیا تھا اس موقع پر مائیکل نے ایک عجیب حرکت کی۔ اس نے ایک حفاظتی ہیلمٹ پہن لیا جیسا کہ عام طور سے کان کن پہنتے ہیں اس کے بعد اس نے بالکل دیا ہتھوڑا برد کیا جس کی ضرب سے روڈی کی موت واقع ہوئی تھی۔

”مسٹر ڈیک۔“ مائیکل نے ڈیک کی طرف دیکھا ”تم بتا سکتے ہو۔ ہتھوڑا درکشاپ میں کہاں رکھا جاتا تھا کام کے بعد؟“

ڈیک نے اشارے سے ریک کے سب سے اوپر والے خانے کی طرف اشارہ کیا۔ مائیکل نے سیرمی قریب لا کر ہتھوڑا مطلوبہ خانے میں ایک خاص انداز میں رکھ دیا۔  
 ”مسٹر ڈیک کیا یہ تعجب کی بات نہیں ہے اتنا وزنی ہتھوڑا اتنی

بلندی پر رکھا جاتا ہے۔“  
 ”کوئی تعجب کی بات نہیں ہے اوڑا روں کو استعمال کے لحاظ سے رسائی میں رکھا جاتا ہے اس ہتھوڑے کی ضرورت شاذ ہی پیش آتی تھی اس لیے اسے سب سے اوپر رکھا جاتا تھا۔“

”آپ سن رہے ہیں معزز جیوری۔ مائیکل اس بار جیوری سے مخاطب ہوا۔“ جس روز روڈی اس درکشاپ میں مردہ پایا گیا اس روز وہ نشے میں تھا۔ یہ بات اس کے پوسٹ مارٹم کی رپورٹ سے بھی ظاہر ہے۔ میرے پاس اس رپورٹ کی کاپیاں ہیں۔“ مائیکل نے کہا اور رپورٹ کی کاپیاں جیوری کے ارکان میں تقسیم کیں۔ ”اس کا دوسرا ہیرا گراف پڑھے۔ ڈاکٹر نے لکھا ہے سر پر آنے والی چوٹ ایسی ہے جیسے ہتھوڑا کنارے سے سر پر لگا ہو۔ زخم کا نشان بھی ایسا ہی ہے۔ اگر ڈیک روڈی کے سر پر ہتھوڑا مارتا تو اس کی ضرب سیدھی آتی۔“

بات کرتے ہوئے مائیکل گویا بے خیالی میں پیچھے ہٹا اور ریک سے نکل آیا۔ ریک زور سے لرزا اور اوپر رکھا ہوا بھاری ہتھوڑا اپنی جگہ سے سرک کر عین مائیکل کے سر پر گر اگئی افراد کے منہ سے اضطرابی طور پر چیخ نکلی گئی تھی۔ ہتھوڑا اپنے وزن کی بنا پر بہت قوت سے گرا تھا۔ اگر مائیکل نے ہیلمٹ نہ پہن رکھا ہوتا تو یقیناً اس کا سر پھٹ جاتا۔ پھر بھی ضرب کی شدت سے وہ لڑکھڑا کر گر پڑا۔ جیوری کے دو ارکان نے بھاگ کر اسے اٹھایا۔ وہ عین لاش والے نشان پر گر گیا تھا۔ ”تم ٹھیک ہونا۔“ جج ایڈی نے بکا کر کہا۔

”یس مائی لارڈ“ مائیکل نے اپنے سر سے ہیلمٹ اتارا ”اس نے مجھے بچالیا۔ ذرا ملاحظہ کریں عجیب اتفاق ہے ہیلمٹ پر بھی دیا ہی نشان ہے جیسا کہ پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کے مطابق روڈی کے سر پر تھا۔“ اس نے ہیلمٹ جیوری کے ملاحظے کے لیے پیش کیا۔ ہتھوڑا اوپر سے گرتے ہوئے اپنے وزن کی وجہ سے ترچھا تھا۔ اس وجہ سے اس کی چوٹ اپنی طاقت اور انسانی سر پر لگنے کی صورت میں مہلک ثابت ہو سکتی تھی۔

جیوری کے اراکین بہ غور یہ سب دیکھ رہے تھے اور غالباً مائیکل کا مطلب بھی سمجھ رہے تھے کچھ دیر بعد سب عدالت میں واپس آئے۔ حسب روایت فیصلہ سنانے سے پہلے جیوری کے اراکین اپنے جیمبر میں گئے اور آدھے گھنٹے بعد واپس آ کر انہوں نے متفقہ طور پر ڈیک کو بے گناہ قرار دے دیا۔ فیصلہ سننے ہی عدالت پر جوش تالیوں سے گونج اٹھی تھی۔